جلوس نکال کر مظاہرے یا احتجاج کرنا مسلمانوں کا عمل نہیں ہے

www.ahlulathar.net

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:

بہت زیادہ سوالات ہیں جو مظاہرے (احتجاج) اور ہڑتال کے بارے میں ہیں، کہ اس کا کیا حکم ہے اور مسلمان ملکوں میں اسے کرنا اور اس کی طرف دعوت دینا کیسا ہے؟

جواب: مظاہرے کرنا مسلمانوں کا عمل نہیں ہے اور نہ ہی اسلامی تاریخ میں اسے جانا جاتا تھا اور نہ ہی ہڑتال کرنا۔ یہ کفار کے کام ہیں اور یہ افراتفری مچانے میں سے ہے۔ اسلام تو مضبوطی، نظام اور سکون کا دین ہے نہ کہ افراتفری یا ہلچل پیدا کرنے کا۔ تو نہ ہی مظاہرے کرنا جائز ہے اور نہ ہی ہڑتال (بند) کرنا۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

اگر حاکم اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا اور بعض لوگوں کو وہ کچھ ضوابط کے ساتھ جو انہوں نے بنائے ہیں مظاہرے کرنے کی اجازت بھی دیتا ہے، اور لوگ ایسا کام بھی کرتے ہیں، اور جب ان کا انکار کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو حاکم کی رائے کے مطابق ہی کر رہے ہیں، تو کیا یہ شرعا جائز ہے اس کے باوجود کہ اس میں نص کی مخالفت ہو رہی ہے؟

جواب: سلف کی اتباع کو لازم پکڑو! اگر یہ سلف میں موجود تھا تو یہ خیر ہے اور اگر یہ سلف میں موجود نہیں تھا تو یہ شر ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مظاہرات (احتجاج) کرنا شر ہے کیونکہ اس میں مظاہرے کرنے والوں سے اور ان کے علاوہ اوروں سے افراتفری مچتی ہے، اور اس سے دوسروں کی عزت، مال اور جان (جسم) پر زیادتی بھی ہو سکتی ہے، کیونکہ اس طرح کی ہلچل اور افراتفری کے ماحول میں لوگ مدہوش ہوتے ہیں، نہیں سمجھ پاتے وہ کیا کہہ رہے ہیں یا کیا

کر رہے ہیں! تو مظاہرے ہر قسم کے شر ہیں چاہے حکمران اس کی اجازت دے یا نہ دے۔اور بعض حکمرانوں کی طرف سے (اس سے راضی ہونا) یہ دعویٰ ہے اس لئے کہ اگر تم اس کے دل میں اس تعلق سے جو بات ہے وہ جانتے تو وہ اسے سختی سے ناپسند کرتا ہوگا لیکن یہ ظاہر کرتا ہے جیسا وہ کہتا ہے: یہ جمہوری نظام ہے اور اس نے آزادی رائے کے لئے دروازہ کھولا ہے، اور یہ سلف کے طریقے میں سے نہیں ہے۔

(لقاء الباب المفتوح، مجلس نمبر ۱۷۹)